S_1996_5_540_546

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ڈاکٹر ایس۔کے۔کاکر

بنام

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اینڈ دیگران

4 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور فیزان ادین، جسٹسز

ملازمت قانون:

بنیادی قواعد-قواعد (13)9،(30-A)9،(2)13،14A(a)-لین-آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز-پروفیسر اور ای این ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ-ڈائریکٹر کے طور پر منتخب-ڈائریکٹر کی حیثیت سے میعاد ختم ہونے پر کیا پروفیسر اور ای این ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے عہدے پر واپس آسکتے ہیں-منعقد: نہیں، چونکہ وہ اس مدت سے خود مختار ہے جو وہ کسی بھی دوسرے عہدے پر مستقل یا عارضی طور پر رکھتا ہے-وہ ایک ہی وقت میں دو مستقل عہدوں پر بھی نہیں رہ سکتا-اس لیے اسے اپنے سابقہ مستقل عہدے سے پیچھے ہٹنے کا حق نہیں ہے-قراردادیں جو اسے پروفیسر کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دیتی ہیں-ایسی قراردادیں جو قانونی قواعد سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی قانونی افادیت ہوتی ہے-ایسی انتظامی ہدایات صرف قوانین میں جھائی کے خلا کو پورا کریں گی لیکن قانون کو پورا نہیں کر سکتی ہیں-انتظامی قانون۔

اسے الاٹ کیے گئے بنگلے کو اس وقت تک برقرار رکھنے کی درخواست جب تک کہ اس کا اپنا مکان 31.10.96 تک خالی نہ ہو جائے-مسترد کر دیا گیا کیونکہ موجودہ عہدہ دار کو اپنے دفتر اور رہائش گاہ سے اپنے فرائض انجام دینے ہوتے ہیں-وہ اے ای ای ایم ایس سے رابطہ کر سکتا ہے جو دستیاب ہونے پر متبادل رہائش کی الاٹمنٹ پر غور کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر ایل۔پی۔اگروال بنام یونین آف بھارت اور دیگران (1992) 3 ایس سی سی 526، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12078

1995 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 3865 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 19.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ارون جیٹلی، محترمہ اندو ملہوترا اور محترمہ کویتا واڈیا۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی۔ڈی۔ٹھاکر، محترمہ مکتا گپتا، مکل گپتا، وزیر سنگھ اور ٹی سریدھرن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

جب کہ ڈاکٹر ایس کے کیکر، اوٹو رفائنولرینگولوجی کے ممتاز پروفیسر، جواب دہندہ-اے آئی آئی ایم ایس میں ای این ٹی شعبہ کے پروفیسر اور سربراہ کے طور پر کام کر رہے تھے، 29 جون 1990 کو باقاعدہ بنیاد پر اے آئی آئی ایم ایس کے ڈائریکٹر کے عہدے پر تقرری کے لیے ایک اشتہار دیا گیا تھا۔اس کے مطابق، اس نے درخواست دی تھی اور اسے کمیٹی نے بطور ڈائریکٹر تقرری کے لیے منتخب کیا تھا۔حکومت بھارت کی رضامندی سے انسٹی ٹیوٹ باڈی نے ان کا تقرر کیا۔انہوں نے 11 اکتوبر 1990 کو پانچ سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالا۔ان کی مدت ملازمت 15 اکتوبر 1995 کو ختم ہوئی۔ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہے کہ باقاعدہ انتخاب تک عبوری ڈائریکٹر کے طور پر ان کی مدت ملازمت میں توسیع نہیں کی جائے گی۔غور کے لیے جو سوال ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ڈائریکٹر کے طور پر پانچ سال کی میعاد ختم ہونے پر وہ 31 جولائی 1998 کو ریٹائرمنٹ حاصل کرنے تک پروفیسر اور ای این ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے طور پر واپس جانے کے حقدار ہوں گے؟ جب انہوں نے مذکورہ بالا راحتوں میں سے ایک کے لیے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی تو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے 19 جولائی 1996 کو رٹ پٹیشن نمبر 1 میں دیے گئے متنازعہ فیصلے میں ان کے دعوے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ڈائریکٹر کے طور پر تقرری کے بعد وہ پروفیسر نہیں رہے اور وہ ای این ٹی ڈیپارٹمنٹ میں واپس نہیں جا سکے۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش فاضل وکیل، شری ارون جیٹلی قابل معاملے کی تفصیل سے دلیل دی ہے۔سینئر وکیل شری ڈی ڈی ٹھاکر اور جواب دہندگان کی وکیل محترمہ مکتا گپتا قابل تنازعات کی مزاحمت کی ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اپیل کنندہ 15 اکتوبر 1995 کو اور اس سے ڈائریکٹر کا عہدہ چھوڑنے کے بعد دوبارہ ای این ٹی شعبہ کے پروفیسر کے عہدے پر اس وقت تک برقرار رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ ریٹائرمنٹ حاصل نہ کر لے؟ جناب جیٹلی کی طرف سے بنیادی زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ ڈائریکٹر کا عہدہ

مستقل عہدہ نہیں ہے۔اے ای ای ایم ایس کے ضابطوں کے ضابطہ 22 کے مطابق، عہدوں کی صرف دو قسمیں ہیں، یعنی مستقل عہدہ اور عارضی عہدہ؛ مدت کا عہدہ نہ تو مستقل عہدہ ہے اور نہ ہی عارضی عہدہ اور اس لیے، ڈائریکٹر کے طور پر اپنی مدت پوری ہونے پر، وہ ای این ٹی محکمہ میں شعبہ کے سربراہ کے طور پر پروفیسر کے عہدے پر واپس آنے کا حقدار ہے۔ان کی غیر موجودگی میں، ایک ڈاکٹر آر گھوش کو پروفیسر اور شعبہ کے سربراہ کے طور پر مقرر کیا گیا جبکہ اپیل کنندہ نے پروفیسر کے طور پر اپنا عہدہ برقرار رکھا جیسا کہ گورننگ باڈی کی طرف سے منظور کردہ اور انسٹی ٹیوٹ باڈی کی طرف سے منظور کردہ قرارداد سے ظاہر کیا گیا ہے۔لہذا اپیل کنندہ پروفیسر بننا نہیں چھوڑا تھا۔اس سلسلے میں، انہوں نے ضابطوں کے ضابطہ 30 اے پر بہت زور دیا جس میں انسٹی ٹیوٹ باڈی کی طرف سے تین ماہ کا نوٹس دے کر یا اس کے بدلے تنخواہ دے کر یا خود عہدہ دار کے رضاکارانہ طور پر تین ماہ کا نوٹس دے کر ڈائریکٹر کا عہدہ چھوڑنے کا تصور کیا گیا ہے۔اس لیے یہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ ڈائریکٹر کا عہدہ مستقل عہدہ نہیں ہے۔اس طرح، اپیل کنندہ نے پروفیسر اور ای این ٹی محکمہ کے سربراہ کے عہدے پر اپنا حق کھویا نہیں تھا۔

دوسری طرف، شری ٹھاکر نے دلیل دی کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ اپیل کنندہ کو ای این ٹی شعبہ کے پروفیسر اور سربراہ کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی تھی، یہ صرف دونوں عہدوں کے کام کاج کی باہمی وجہ سے ہے کہ فرائض کی انجام دہی میں عدم مطابقت کے بغیر، انہیں پروفیسر کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی تھی، لیکن ان کی بنیادی تقرری انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر کے عہدے پر تھی اور اس وجہ سے، وہ ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد پروفیسر کے طور پر جاری نہیں رہ سکتے تھے، تاکہ ڈائریکٹر کے عہدے کی میعاد ختم ہونے پر وہ انسٹی ٹیوٹ کے ای این ٹی شعبہ کے پروفیسر اور سربراہ کے عہدے پر واپس آسکیں۔مسز گپتا نے مدعا علیہ-اے آئی آئی ایم ایس کے لیے مزید دلیل دی کہ بنیادی قواعد ایمس پر لاگو ہوتے ہیں؛ کوئی بھی مستقل سرکاری ملازم بیک وقت دو مستقل ٹی عہدوں پر برقرار نہیں رہ سکتا؛ اشتہار میں خود اشارہ کیا گیا ہے کہ ڈائریکٹر کا عہدہ ایک مستقل عہدہ ہے؛ اگرچہ یہ انتخاب پر ایک میعاد کا عہدہ ہے، اسے ایک سال کی مدت کے لیے جانچ پڑتال پر مقرر کیا گیا تھا اور اس کے بعد اسے مستقل طور پر مقرر سمجھا جانا چاہیے؛ بطور ڈائریکٹر مستقل بنیاد پر ان کی تقرری پر، وہ ای این ٹی محکمہ کے شعبہ کے پروفیسر اور سربراہ نہیں رہے اور اس لیے وہ پروفیسر اور ای این ٹی محکمہ کے سربراہ کے عہدے پر واپس نہیں آسکتے۔اس کی حمایت میں، وہ ڈاکٹر ایل پی اگروال بمقابلہ یونین آف بھارت اینڈ ادرز، (1992) 3 ایس سی سی 526 پیرا 16 میں اس عدالت مشاہدات پر پختہ انحصار کرتی ہیں۔

متعلقہ تنازعات کے پیش نظر، غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ تسلیم شدہ حقائق کو دوبارہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے جیسا کہ یہاں پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ، محکمہ کے سربراہ اور ای این ٹی محکمہ کے پروفیسر کے طور پر کام کرتے ہوئے، سلیکشن کمیٹی نے اے آئی ایم ایس کے ڈائریکٹر کے طور پر تقرری کے لیے منتخب کیا تھا۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ عہدہ ہے کہ بھارت میں کوئی بھی پروفیسر ڈائریکٹر کے عہدے کے لیے درخواست دینے اور انتخاب کرنے کا حقدار ہے۔ یہ ایک سلیکشن پوسٹ ہے جسے کھلے بازار میں مسابقت کے ذریعے پر کیا جاتا ہے۔ لہذا، ایک بار جب مرکزی حکومت کی رضامندی سے ڈائریکٹر کا انتخاب اور تقرری ہو جاتی ہے، تو یہ ایک آزاد مستقل تقرری بن جاتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اشتہار میں خود واضح طور پر اشارہ کیا گیا تھا کہ عہدہ دار ایک سال کے لیے جانچ پڑتال پر ہوگا۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ عہدہ ہے کہ ڈائریکٹر کے عہدے پر تقرری پانچ سال کی مدت کے لیے ایک میعاد کا عہدہ ہے۔ اس طرح یہ ایک مستقل عہدہ ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا پانچ سال کی مدت مکمل ہونے پر عہدہ دار اپنے پیرنٹ عہدے پر واپس آئے گا؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کا انتخاب اس وقت ہوا جب وہ پروفیسر اور ای این ٹی شعبہ کے سربراہ کے عہدے پر کام کر رہا تھا۔ مثال کے طور پر، ایک ڈاکٹر کو لیں جو ملک میں کہیں سے بھی انسٹی ٹیوٹ سے باہر سے منتخب کیا جاتا ہے؛ اس کی تقرری پر، جب تک کہ اسے اس کے تقرری کے اختیار سے پیرنٹ ڈپارٹمنٹ میں واپس جانے کے حق کے ساتھ مدت کی بنیاد پر جانے کی اجازت نہ ہو، وہ اپنی اصل تقرری میں اپنا عہدہ برقرار رکھنے کا دعوی نہیں کر سکتا؛ اسی کے ساتھ ہی، وہ اے آئی آئی ایم ایس کے ساتھ مرکزی حکومت میں مستقل سرکاری ملازم بھی ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں چند بنیادی اصولوں کو نوٹ کرنا مناسب ہے۔ قاعدہ 9(13) میں 'لین' کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب سرکاری ملازم کا لقب ہے جو فوری طور پر یا غیر حاضری کی مدت یا مدت کے خاتمے پر، ایک مستقل عہدے پر فائز ہو، جس میں ایک مدت ملازمت بھی شامل ہے، جس پر اسے مستقل طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا، اگر کسی سرکاری ملازم کو مستقل عہدے یا مدت ملازمت کے عہدے پر مستقل طور پر مقرر کیا جاتا ہے، تو وہ اس عہدے پر اپنی مدت ملازمت کے مقاصد کے لیے سرکاری ملازم بن جاتا ہے۔ نتیجتاً، وہ اس عہدے پر واجب الاداحق برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔

قاعدہ 9(30 اے) میں 'مدت ملازمت' کی وضاحت کی گئی ہے، جس کا مطلب ایک مستقل عہدہ ہے جس پر ایک انفرادی سرکاری ملازم محدود مدت سے زیادہ نہیں رہ سکتا ہے، قاعدہ 13 کے تحت حکومت بھارت کا آرڈر (2) سرکاری ملازمین کے دوسرے محکموں میں ملازمت کرنے کی صورت میں پیرنٹ

ڈیپارٹمنٹ میں واجب الاداحق کو برقرار رکھنے کا طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔اس کی شق (2) (2) میں کہا گیا ہے کہ "مستقل سرکاری ملازمین کی صورت میں، ان کا واجب الاداحق دو سال کی مدت کے لیے پیرنٹ ڈپارٹمنٹ/ آفس میں برقرار رکھا جاسکتا ہے۔انہیں یا تو اس مدت کے اندر پیرنٹ ڈپارٹمنٹ/ آفس میں واپس لوٹ جانا چاہیے یا اس مدت کے اختتام پر پیرنٹ ڈپارٹمنٹ/ آفس سے استعفی دے دینا چاہیے۔درخواستیں دوسرے محکموں/ دفاتر کو بھیجتے وقت ان شرائط کی پابندی کا عہدنامہ ان سے لیا جاسکتا ہے۔

قاعدہ 14-اے(اے) جس پر شری جیٹلی نے بہت زیادہ انحصار کیا تھا، ذیل میں پڑھتا ہے:

"سوائے اس کے کہ اس قاعدے اور قاعدہ 97 کی شقوں (c) اور (d) میں فراہم کیا گیا ہے، کسی سرکاری ملازم کا کسی عہدے پر واجب الاداحق، کسی بھی حالت میں، اس کی رضامندی کے ساتھ بھی ختم نہیں کیا جاسکتا، اگر نتیجۃً اسے مستقل عہدے پر واجب الاداحق یا معطل واجب الاداحق کے بغیر چھوڑنا ہو۔

"شری جیٹلی کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ ڈائریکٹر کے عہدے پر تقرری عارضی بنیاد پر ہوتی ہے، اس لیے اپیل کنندہ کو پروفیسر اور این ٹی محکمہ کے سربراہ کے طور پر مستقل عہدے پر اپنے حق رائے دہی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ہمیں نہیں لگتا کہ یہ دلیل جائز ہے۔یہاں ایک ایسا معاملہ ہے جہاں، جب سرکاری ملازم یا تو ڈیپوٹیشن پر ہو یا چھٹی پر ہو یا کسی دوسری ذمہ داری پر ہو، اس عہدے پر اس کی خدمت کی عدم موجودگی کے دوران، اسے مستقل عہدے پر واجب الاداحق کے بغیر جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ڈائریکٹر کے طور پر ان کی تقرری پر، جو ایک مستقل عہدہ اور ایک میعاد کا عہدہ ہے، وہ اپنے بنیادی عہدے پر برقرار نہیں رہ سکتے، یعنی وہ بیک وقت ڈائریکٹر کے ساتھ ساتھ پروفیسر اور این ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے دو عہدوں پر فائز نہیں رہ سکتے۔اس سلسلے میں، ایف آر 14-اے کی شق (ڈی) متعلقہ ہے۔یہ اس طرح پڑھتا ہے:

" کسی عہدے پر سرکاری ملازم کا واجب الاداحق اس کے اس کیڈر سے باہر کسی بنیادی عہدے (چاہے وہ ریاستی حکومت کی مرکزی حکومت کے تحت ہو) پر واجب الاداحق حاصل کرنے پر ختم ہو جائے گا جس پر وہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ کسی مستقل عہدے پر تقرری پر، چاہے وہ مرکزی حکومت کے تحت ہو یا ریاستی حکومت کے تحت، اس کیڈر سے باہر جس پر وہ ہے، پچھلے مستقل عہدے پر اس کا واجب الاداحق اس کے مستقل عہدے پر واجب الاداحق حاصل کرنے پر ختم ہو جاتا ہے۔ڈائریکٹر کا عہدہ اسی کیڈر میں نہیں ہے جس میں اے آئی آئی ایم ایس میں پروفیسر کا عہدہ ہے۔ڈائریکٹر کا عہدہ اے آئی آئی ایم ایس کا سربراہ ہوتا ہے اور یہ تمام محکموں سے آزاد ہوتا ہے۔ڈائریکٹر کو نہ صرف اے آئی آئی ایم ایس کے انتظامی کام کی نگرانی

کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ انسٹی ٹیوٹ باڈی کے لیے اور اس کی جانب سے اس کے انتظام کی بھی نگرانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا، بطور ڈائریکٹر مستقل عہدے پر تقرری پر، انہوں نے پروفیسر اور ای این ٹی شعبہ کے سربراہ کے عہدے پر اپنا حق کھو دیا۔ نتیجتاً، جب اپیل کنندہ کی میعاد وقت کے ساتھ ختم ہو چکی ہو یا ضابطہ 30-اے میں مذکور کسی بھی صورت حال میں ہو چکی ہو، تو وہ پروفیسر اور شعبہ کے سربراہ کے عہدے پر واپس نہیں آ سکتا۔

ڈاکٹر ایل پی اگروال کے معاملے (سپرا) میں، یہ حقائق سے دیکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اگروال کو آنکھوں کے امراض کے پروفیسر اور انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ یہ ایک جامع تقرری تھی۔ اس کے بعد، جب وہ پروفیسر کے طور پر لازمی طور پر سبکدوش ہوئے، تو یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا ڈائریکٹر کے طور پر ان کا عہدہ بھی خود بخود ختم ہو گیا ہے؟ اس طرف سے، اس عدالت نے اس سوال پر غور کیا تھا اور پیراگراف 16 میں اس طرح فیصلہ دیا تھا: "یہاں تک کہ ایک بیرونی شخص (ایمس کا موجودہ ملازم نہیں) کو بھی منتخب کیا جا سکتا ہے اور ڈائریکٹر کے عہدے پر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ کیا ایسا شخص اپنی پانچ سال کی مدت کار کو کم کرتے ہوئے قبل از وقت ریٹائر ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے نہیں۔" اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ ڈائریکٹر کے عہدے پر مقرر کردہ عہدہ دار بنیادی قواعد کے تحت چلتا ہے اور وہ اس مدت سے آزاد ہے جو وہ مستقل یا عارضی بنیاد پر کسی دوسرے عہدے پر رکھتا ہے۔ اس کے مطابق، ڈائریکٹر کا عہدہ چھوڑنے پر، اسے پروفیسر اور ای این ٹی شعبہ کے سربراہ کے طور پر اپنے سابقہ مستقل عہدے پر واپس آنے کا حق نہیں ہے۔

شری جیٹلی نے گورننگ کونسل کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں پر پختہ انحصار کیا جس میں اپیل کنندہ کو پروفیسر اور شعبہ کے سربراہ کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی اور انسٹی ٹیوٹ باڈی کی طرف سے اس کی منظوری دی گئی۔ یونین آف انڈیا کی طرف سے دائر جوابی حلف نامے میں بھی اس کی عکاسی کی گئی تھی جس میں اشارہ کیا گیا تھا کہ پروفیسر کے طور پر ان کی ریٹائرمنٹ 31 جولائی 1998 کو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں پروفیسر کے طور پر جاری رہنے کی اجازت دی گئی تھی اور اس لیے وہ پروفیسر اور شعبہ کے سربراہ کے طور پر واپس آنے کے حقدار ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس طرح کی قراردادیں منظور کی گئیں۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی قراردادوں کی قانونی بنیاد ہے؟ وہ اپنی نوعیت کے مطابق حکام کی طرف سے منظور کردہ انتظامی قراردادیں ہیں۔ جب، تسلیم شدہ طور پر، ڈاکٹر کیکر بنیادی قواعد کے تحت چلنے والا ایک مستقل سرکاری ملازم ہے، تو وہ ایک ہی وقت میں دو بنیادی عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا، یعنی پروفیسر اور شعبہ کے سربراہ کا عہدہ اور ڈائریکٹر کا عہدہ بھی۔ یہاں پہلے درج کردہ نتائج کے پیش نظر، اپیل کنندہ نے ڈائریکٹر کے عہدے پر اپنی

ٹھوس تقرری پر پروفیسر اور ای این ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے عہدے پر اپنا حق کھو دیا۔لہذا، ایسی قراردادیں جو قانونی قوانین سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں، ان کا کوئی کردار نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کوئی قانونی افادیت ہے۔انتظامی ہدایات صرف قوانین میں جمھائی کے فرق کو پورا کریں گی لیکن قانون کی جگہ نہیں لے سکتی ہیں۔اس لیے یہ قرارداد قانونی حمایت کے بغیر خود خدمت کرنے والی ہے۔

اس طرح غور کیا گیا، ہمارا خیال ہے، اگرچہ مختلف وجوہات کی بناء پر، کہ عدالت عالیہ کا یہ مؤقف درست تھا کہ اپیل کنندہ اے آئی آئی ایم ایس کے ڈائریکٹر کے عہدے سے سبکدوش ہونے پر پروفیسر اور ای این ٹی محکمہ کے سربراہ کے طور پر واپس نہیں آ سکتا ہے۔

شری جیٹلی نے کہا ہے کہ اس کیس کے نمٹارے کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو اپنے قبضے میں موجود بنگلہ خالی کرنے کی ضرورت ہے جو عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی عبوری ہدایت کے مطابق اس کے قبضے میں ہے۔وہ کہتا ہے کہ اپیل کنندہ پہلے ہی اپنے کرایہ دار سے اپنے ذاتی گھر کا خالی قبضہ دینے کی درخواست کر چکا ہے اور کرایہ دار نے لکھا ہے کہ وہ 31 اکتوبر 1996 تک خالی کر دے گا۔لہذا، وہ درخواست کرتا ہے کہ ایمس کو ہدایت دی جائے کہ اسے 31 اکتوبر 1996 تک بنگلے پر قبضہ برقرار رکھنے کی اجازت دی جائے۔تاہم، شری ٹھاکر نے کہا ہے کہ حکومت سے حاصل کردہ ہدایات پر، انہوں نے محکمہ کو اپیل کنندہ کو جاری رکھنے کی اجازت دینے کے لیے راضی کیا تھا لیکن وہ پہلے ہی احاطے میں زیادہ عرصے تک قیام کر چکے ہیں۔چونکہ ایک نیا عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے، اس لیے اسے ڈائریکٹر کے طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے دفتر اور رہائش گاہ کا قبضہ لینا پڑتا ہے۔لہذا، اسے اپنے قبضے میں جگہ برقرار رکھنے کی اجازت دینا مشکل ہوگا، لیکن اگر دستیاب ہو تو وہ اے آئی آئی ایم ایس کو متبادل رہائش فراہم کرنے کے لیے راضی کرنے کی کوشش کرے گا۔ہمیں امید اور یقین ہے کہ ایمس اپیل گزار کی درخواست پر پوری سنجیدگی سے غور کرے گا کہ اسے 31 اکتوبر 1996 تک احاطے میں کوئی اور رہائش فراہم کی جائے جس تاریخ کو اس نے اس متبادل رہائش کو بھی خالی کرنے کا عہد کیا ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے، لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24